جرمنی کے مقابلہ میں دیگر عیسائی حکومتوں کا طریقِ عمل اور بائبل

حضرت یسوع مسیح نے اپنے پیرووں کو جو اخلاقی تعلیم دی ہے۔ اس میں کا ایک خاص ارشاد یہ ہے۔ کہ:-

"اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ جو تم سے عداوت رکھیں۔ ان کا بھلا کرو۔ جو تم پر لعنت کریں۔ ان کے لئے برکت چاہو۔ جو تمہاری بے عزتی کریں۔ ان کے لئے دعا مانگو۔ جو تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے۔ دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے اور جو تیرا چوغہ لے اس کو کرتہ لینے سے بھی منع نہ کر۔ جو کوئی تجھ سے مانگے۔ اسے دے۔ اور جو تیرا مال لے لے۔ اس سے طلب نہ کر"۔

چونکہ حضرت یسوع مسیح نے یہ تعلیم اس وقت دی۔ جبکہ ان کی حالت بقول ان کے یہ تھی۔ کہ

"لومڑیوں کے لئے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے لئے گھونسلے۔ مگر ابن آدم کے لئے سر چھپانے کی بھی جگہ نہیں"۔

اس لئے ان کی زندگی میں چھوڑ اس سے کئی سو سال بعد تک بھی اس پر عمل کرنے کی کوئی صورت ہی نہ تھی۔ لیکن جب سے عیسائیوں کو غلبہ۔ طاقت اور حکومت حاصل ہوئی۔ اسی وقت سے اسے ناقابل عمل سمجھ لیا گیا۔ روزمرہ کی زندگی میں انفرادی طور پر ممکن ہے۔ کبھی کسی نے اس تعلیم پر کاربند ہونے کی کوشش کی ہو لیکن اجتماعی اور قومی طور پر کبھی اسے پیش نظر نہیں رکھا گیا۔ ہمیشہ عیسائی طاقتیں ایک دوسری پر چڑھائی کرتی رہیں۔ اور خون کے دریا بہاتی رہی ہیں۔ البتہ اس وقت جبکہ جرمنی کے مختار کل ہر ہٹلر نے بین الاقوامی معاہدات کو کاغذ کے بے حقیقت پرزے قرار دے کر ہوا میں اڑا دینے اور قرب و جوار کے علاقوں کو جرمنی کے ساتھ ملحق کر لینے کا شغل اختیار کر رکھا ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ یورپ کی عیسائی حکومتیں ایک حد تک حضرت یسوع مسیح کی مذکورہ بالا تعلیم پر عمل کرنے کا مظاہرہ کر رہی ہیں:-

ہٹلر نے جب آسٹریا کا وسیع ملک لینا چاہا۔ تو بلا چون و چرا پیش کر دیا گیا اس کے بعد جب اس نے چیکوسلواکیا کے ایک حصہ سوڈٹن لینڈ کی خواہش کی۔ تو وہ بھی اس کی نذر کر دیا گیا۔ اب چیکوسلواکیا کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ تو کسی نے اس کا ہاتھ نہ روکا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میمل کے علاقہ پر تصرف جما لیا۔ مگر کوئی اس کے سر نہ ہوا۔

ان واقعات کو دیکھتے ہوئے اگر یہ کہا جائے۔ کہ یورپین حکومتیں جرمنی کے مقابلہ میں حضرت یسوع مسیح کی تعلیم پر عمل کر رہی ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ ممکن ہے۔ یہ عمل زیادہ دیر تک جاری نہ رہ سکے۔ اور یہ حکومتیں بائبل کو چھوڑ کر قرآن کریم کی اس تعلیم پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں جو اپنی جان و مال کی حفاظت کے متعلق اس نے دی ہے۔ لیکن ابھی تک تو یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ خواہی نخواہی انہوں نے بائبل کی اسی تعلیم کو خضر راہ بنا رکھا ہے۔ اور انتظار کر رہی ہیں۔ کہ ہٹلر کسی مقام پر پہنچ کر ٹھہر جائے۔ تو انہیں بھی امن و چین نصیب ہو۔ مگر کیا یہ ممکن ہے۔ قطعاً نہیں۔ کامیابی خواہ کسی رنگ اور کسی صورت میں ہو آگے کی طرف قدم بڑھانے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ نہ کہ ٹھہر جانے یا پیچھے لوٹ جانے کا باعث۔ ہر ہٹلر کا طریق عمل اس کی پوری پوری تصدیق کر رہا ہے اور برطانوی وزیر خارجہ علے الاعلان کہہ رہے ہیں۔ کہ:-

"اب کوئی ملک اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھ سکتا۔ آج چیکوسلواکیہ کو دبا گیا ہے۔ تو کل رومانیہ کی باری آ جائے گی۔ جرمنی کا ہر ہمسایہ ملک اپنے لئے خطرات محسوس کر رہا ہے"۔

یہ حالات بھی ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ بائبل میں دشمن کے بارے میں جو تعلیم دی گئی ہے۔ اس پر عمل کرنا بھی نہ تو مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اور نہ امن کی صورت پیدا کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ لاٹ پادری جن کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ بائبل کے لفظ لفظ پر عمل کرائیں۔ ان کی طرف سے یہ تحریک ہو رہی ہے۔ کہ جرمنی کے مقابلہ میں دوسری یورپین طاقتوں نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اسے بدلا جائے۔ چنانچہ ۲۲ مارچ ۱۹۳۹ء کو کنٹربری کے لاٹ پادری نے دارالامرا میں تقریر کی۔ جس میں چیکوسلواکیہ پر جرمن کے قبضہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ کہ:-

"جرمنی کے چیلنج کا مؤثر جواب وہی ہو سکتا ہے۔ جو ان اصول پر دیا جائے۔ جن کا جرمنی کو علم ہے۔ یقینی

اس کے اس دعوے کے خلاف جس کی لاٹھی اس کی بھینس حق کی حفاظت کے لئے طاقت جمع کی جائے۔" طاقت جمع کرنے کی غرض و غایت یہی ہوتی ہے۔ کہ ضرورت کے وقت اس سے کام لیا جائے اور ضرورت چونکہ روز بروز زیادہ پیدا ہوتی جارہی ہے۔ اس لئے طاقت کو ضرور کام میں بھی لایا جائے گا۔ اس طرح گویا بائیبل کی مذکورہ بالا تعلیم کو نظرانداز کرنا پڑے گا۔ گراس کے سوا چارہ بھی یہ ہے۔ جب اس پر عمل کرنا نتیجہ خیز اور مفید ثابت نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ تو پھر اس کا ترک ہی مناسب ہے۔ اور یہ عیسائیت پر اسلام کی ایک بار اور عظیم الشان فتح ہوگی ؛

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر سندھ

ناصر آباد ۲۱ مارچ (بذریعہ ڈاک) حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور سے ۱۸ مارچ کی صبح کو کراچی میل سے روانہ ہو کر اگلے روز صبح چار بجے بخیر و عافیت حیدرآباد پہونچے۔ راستہ میں قریباً ہر سٹیشن پر احباب جماعت حضور کی ملاقات کے لئے موجود تھے۔ حیدرآباد میں کئی مقامات مثلاً کراچی۔ کوٹری وغیرہ کے احباب جمع تھے۔ جماعت نے چار سے تواضع کی۔ بعد نماز فجر آگے سفر کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک جگہ ٹھہر کر انجمن کی زمین کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ پھر شام کو سات بجے ناصر آباد کے لئے روانہ ہوئے۔ اور رات کے بارہ بجے کنجی پہونچے۔ راستہ میں میر پور خاص شیخ نیاز محمد صاحب نے شام کا کھانا اسٹیشن پر کھلایا۔

کل حضور کو دوپہر کے کھانے کے معاً بعد شدت کے ساتھ دوبارہ تے آئی۔ جس کی وجہ سے دن بھر طبیعت خراب رہی۔ آج صبح طبیعت اچھی ہے جلاب لیا ہے متلی وغیرہ کم ہے۔

تبلیغ احمدیت کے متعلق وعدے

دوستوں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ اب تک نومبائعین کی تعداد بڑھانے کے متعلق مفصلہ ذیل وعدے موصول ہوئے ہیں۔

نام جماعت	تعداد وعدہ کنندگان	کتنے افراد کو احمدی بنانے کا وعدہ
قادیان	۱۲۶۸	۲۵۱۰
دیگر جماعتیں	۴۵۴	۶۷۷

بیرونی جماعتوں کے رضاکاروں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی ضرور بنائے۔ اور مجھے امید ہے کہ ہر ایک نے یہ عزم کر رکھا ہے لیکن ابھی تک اس کا اظہار نہیں کیا۔ پس دوست اس بات کا پختہ ارادہ کر کے کہ اس قدر لوگوں کو دوران سال میں احمدیت کے حلقہ میں داخل کریں گے۔ مرکز کو اطلاع دیں ؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ

درخواست دعا:- چوہدری غلام حسین صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز چہرے پر پھنسیوں کے نکلنے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	مقام
۲۴۷	Tropudind Biawas	Nadio Bengal
۲۴۸	گلزار شیخ صاحب	بنگال
۲۴۹	عبدالرشید صاحب	میمن سنگھ "
۲۵۰	C. H. Maryam	Malabar
۲۵۱	C. H. Abdar Rahman Sahib.	Malabar
۲۵۲	C. H. Ahmad Hanji Sahib	Malabar
۲۵۳	باچی بی بی صاحبہ	مرشد آباد بنگال
۲۵۴	Abu Nasar Taslimuddin Khan Sahib	Maiman Singh
۲۵۵	محمد شیخ صاحب	ندیا بنگال
۲۵۶	مقصد علی شیخ صاحب	"
۲۵۷	Saitya Shiekh	ندیا
۲۵۸	مختار شیخ صاحب	ندیا بنگال
۲۵۹	امام بی بی صاحبہ	گجرات
۲۶۰	زینب اللہ صاحب	بقرپار کر سندھ
۲۶۱	حلیم بانو صاحبہ	کاشغر
۲۶۲	فرخ خانم صاحبہ	"
۲۶۳	حکیم سید علی اکبر صاحب	دادو سندھ
۲۶۴	محمد ابراہیم صاحب	تبت
۲۶۵	نواب الدین صاحب	گورداسپور
۲۶۶	محمد الدین صاحب	سیالکوٹ
۲۶۷	سید محمد صادق صاحب	گجرات
۲۶۸	عبداللہ صاحب	رحیم یار خان
۲۶۹	سارہ بی بی صاحبہ	بہاولپور
۲۷۰	غلام قادر صاحب	مظفر گڑھ
۲۷۱	ظہیر الدین صاحب	لائل پور
۲۷۲	حسین بخش صاحب	بہاولنگر
۲۷۳	اسمٰعیل صاحب	" (باقی)

مسجد احمدیہ دیوانی وال کی مرمت کی ضرورت

قادیان سے بٹالہ کی سڑک پر وڈالہ گرنتھیاں سے آگے برلب سڑک موضع دیوانی وال کا ایک تکیہ ہے۔ جہاں ایک مسجد اور کنواں اور ایک بڑ کا پیڑ ہے۔ اس مسجد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض اوقات نماز ادا فرماتے رہے ہیں۔ چونکہ یہ سڑک کے کنارے واقع ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آرام فرماتے اور نماز ادا کرنے کی وجہ سے حضور علیہ السلام کی یادگار ہے۔ اور مسافروں کے آرام کرنے کی جگہ ہے۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کہ اس پرانی مسجد کی کسی حد تک مرمت کی جائے۔ جس کے لئے مبلغ ایک صد روپے خرچ کا اندازہ ہے۔ اس کی فراہمی کے لئے قادیان میں مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی مولوی فاضل کو مقرر کیا گیا ہے۔ لہذا جو احباب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ مولوی صاحب کو اپنا وعدہ لکھواتے ہوئے ادا کر دیں۔ مستورات میں مکرمہ مائی کاکو صاحبہ خادمہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی تحریک کر رہی ہیں۔ قادیان کے علاوہ بیرونی جماعتوں میں سے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ اس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ خاکسار فتح محمد سیال قادیان

انسپکٹر صاحب تعلیم و تربیت کا دورہ ملتوی

مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت گزشتہ ایام میں دورہ پر تھے اور ان کے لئے آخر مارچ تک دورہ کا پروگرام مقرر تھا۔ مگر وہ نصف مارچ میں بوجہ بیماری دورہ چھوڑ کر واپس آگئے۔ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان شائع کیا جاتا ہے ؛ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

کٹک میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا شاندار جلسہ

۲۴ فروری ۱۹۳۹ء کو سری راجیندرا بھون کٹک میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور تعلیم کو خراج تحسین ادا کرنے کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ آنریبل سر خواجہ محمد نور صاحب جج پٹنہ ہائی کورٹ نے صدارت فرمائی آنریبل جسٹس دھاول اور لیڈی دھاول بھی شریک ہوئے۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور جگہ نہ ہونے کی وجہ سے کئی لوگوں کو باہر کھڑا رہنا پڑا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد اردو اڑیہ اور بنگالی میں نعتیں پڑھی گئیں۔ مسٹر ایم اے ستار صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ ایسوسی ایشن نے ایڈریس پڑھا جس میں جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ اور بتایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نوع انسان کے ہر طبقہ کے لئے نمونہ ہیں بابو لکشمی نارائن پٹنائیک ایم بی۔ ای ریٹائرڈ منصف نے اللہ تعالےٰ کے وہ اوصاف بیان کئے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتائے ہیں۔ رائے بہادر گوپال چندرا پہاراج اڑیہ ڈکشنری بھاشاکاش کے مصنف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے متعلق تقریر کی۔ اور کہا کہ اسلامی کلمہ لاالہ الااللہ پرانی ہندو پستکوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ مسٹر پی کے پریجہ پرنسپل راونشا کالج نے منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپ کے بلند کیرکٹر پر تفصیلی تقریر کی۔ اور کہا کہ اس زمانہ کے مسلمانوں کی حالت نیز گزشتہ مسلم فرمانرواؤں کے طریق عمل سے آپ کی تعلیم بالکل مختلف ہے۔ مسز پی سٹرم ایم۔ اے پروفیسر ہسٹری راونشا کالج نے اس موضوع پر بڑی قابلیت سے روشنی ڈالی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کے درجہ کو بلند کیا ہے۔ اس تقریر کو بالخصوص پبلک نے بہت سراہا۔ اس کالج کے پروفیسر نیوگی ایم۔ اے نے جو مقامی برہمو سماج کے سیکرٹری بھی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مذہبی پہلو پر تقریر کی؛

مولوی سید صمصام علی صاحب احمدی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بنی نوع انسان کے لئے اسوہ کامل ہونے پر تقریر کی۔ رائے بہادر بھکاری چرن پٹنائیک نے کہا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مذہب کے شیدا تھے۔ اور مفوضہ فرائض کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کرتے تھے۔ آخر میں صدر صاحب نے بھی طویل تقریر کی؛

ڈھاکہ میں حالات فلسطین پر تقریر

بنگال پراونشل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام ڈھاکہ جگن ناتھ انسٹی ٹیوٹ کالج کے صحن میں ۵ مارچ کو ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ ڈاکٹر ایم حسین صاحب ڈاکٹر آف فلاسفی پروفیسر ڈھاکہ یونیورسٹی نے صدارت کی۔

مولانا محمد سلیم صاحب احمدی مبلغ نے جو فلسطین میں تین سالہ خدمات کے بعد تھوڑا ہی عرصہ ہوا واپس آئے ہیں۔ فلسطینی عربوں کی شکایات پر ایک فصیح تقریر کی۔ اور عرب بہادر اپنے ملک کو یہود کی بے پناہ طغیانی سے محفوظ رکھنے کے لئے جو قربانیاں کر رہے ہیں ان کو بھی بیان کیا۔ آپ نے برطانیہ کی نامناسب ڈپلومیسی کی داستان بھی سنائی۔ اور یہ نتیجہ اخذ کیا۔ کہ ایک دوست قوم کے وطن کو انصاف اور اخلاق کے تمام مقتضیات کو بالائے طاق رکھ کر برباد کیا جا رہا ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ کس طرح فلسطین میں رہنے والی مختلف جماعتیں اس مشترکہ کاز کے لئے متحد ہو گئی ہیں۔ اور کس طرح ان کی کوششیں ہندوستان میں بسنے والی مختلف اقوام کے لئے نمونہ ہیں۔ اور اگر وہ ملکی آزادی کے مشترکہ کاز کے لئے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے متحدہ کوشش کریں۔ تو جیسا کہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے صداقت اور انصاف کے لئے ذاتی مفاد قربان کرنے والوں کی جدوجہد کو وہ کبھی ضائع نہیں کرتا۔

سرحدی علاقہ میں ایک مخلص احمدی نوجوان قتل کر دیا گیا

دل داد خان صاحب سے کئی احمدی احباب واقف ہوں گے۔ جو کہ ایک لمبا عرصہ دارالامان میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ پھر وہ اپنے آپ کو تحریک جدید کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر وقف کر کے حضور کے منشاء کے بموجب تخمیناً تین سال تک مجاہد تحریک جدید رہے۔ اس کے بعد انہوں نے سنجوشی علاقہ خوست یعنی اپنے گاؤں میں (جو کہ برطانوی اور افغانی گورنمنٹ کے حد فاصل پہاڑ کی چوٹی پر واقع اور بالکل آزاد علاقہ ہے۔) آ گئے جہاں اپنے چچا زاد بھائی خالیداد کی لڑکی سے نکاح کیا۔ اور خدا تعالےٰ نے ایک لڑکا بھی دیا۔ لڑکے کی عمر ابھی ڈیڑھ ماہ کی ہوئی تھی۔ کہ ان کی بیوی کے بھائیوں نے اس ننھے معصوم بچہ کو جس کا نام فضل داد تھا قتل کر دیا۔ اور پھر غالباً چوتھے دن ۱۵ فروری کو نہایت بیدردی اور بے رحمی سے تین گولیوں سے ہمارے بھائی کو قتل کر کے شہید کر دیا۔ تین دن تک مرحوم کو ان ظالموں نے بغیر دفن کئے رکھ چھوڑا۔ اس کے بعد انہوں نے کہیں پھینک دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ مختصر حالات معلوم ہوئے ہیں۔ پورے حالات معلوم کر کے پھر احباب جماعت تک پہونچانے کی کوشش کروں گا۔ احباب جماعت مرحوم کا جنازہ غائبانہ پڑھیں۔ اور بلندیٔ درجات کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔ مرحوم نہایت مخلص اور متقی انسان تھے ؎

اے خدا بر تربتِ او بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

اعلان تقرر

(۱) جماعت احمدیہ بہلول پور چک نمبر ۱۲۷ ضلع لائل پور کے لئے چودھری سلطان علی صاحب کو امین (۲) جماعت احمدیہ سامانہ کے لئے میاں نعمت اللہ صاحب کو امین اور (۳) چک نمبر ۱۸۳ نہر مراد ضلع بہاول نگر کے لئے چودھری غلام محمد صاحب نمبردار کو سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے؛

ناظر بیت المال قادیان

اہم ملکی حالات اور واقعات

مرکزی اسمبلی میں مسٹر جناح کی زوردار تقریر

۲۲ مارچ کو مرکزی اسمبلی میں فنانس بل پر بحث ہو رہی تھی۔ کہ کانگرس پارٹی نے ایک ترمیم پیش کی۔ کہ محصول نمک میں ۱۴ آنہ فی من کمی کر دی جائے۔ یعنی ۱۴ آنہ فی من کے بجائے صرف ایک روپیہ فی من رہنے دیا جائے۔ اس تحریک پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ اس وقت تک مسلم لیگ پارٹی کی پالیسی یہ رہی ہے۔ کہ ہر اچھی بات کی تائید کی جاتے۔ خواہ وہ حکومت کی طرف سے پیش ہو۔ یا کانگرس پارٹی کی طرف سے۔ لیکن اگر مسلم لیگ پارٹی کوئی اچھی بات پیش کرے۔ تو اس کی حمایت نہ کانگرس پارٹی کرتی ہے۔ اور نہ حکومت اور اسو جہ سے لیگ پارٹی نے بھی اپنی پالیسی میں تبدیلی کی ہے۔ اور وہ فنانس بل کے بارہ میں غیر جانبدار رہے گی۔

اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ کانگرس کو یہ عزہ ہے۔ کہ وہ سیاسی لحاظ سے اہم جماعت ہے۔ اور اس کی مالی حالت بھی بہت مضبوط ہے لیکن کانگرس اور حکومت علیحدہ علیحدہ بلکہ مل کر بھی مسلمانوں کا کلچر۔ تمدن اور روایات تباہ نہیں کر سکتیں۔ مسلمانوں نے اپنی حفاظت کا تہیہ کیا ہوا ہے اور وہ آخری دم تک ان دونو مخالف طاقتوں کا مقابلہ کریں گے۔ اگر اس بل پر بحث کے دوران میں کانگرس پارٹی کی کوئی تحریک پاس بھی ہو جائے۔ تو بھی یہ اس کی کوئی کامیابی نہیں۔ کامیابی تو جب ہے۔ کہ وہ مسلم لیگ اور کانگرس کے اختلافات کو دور کرا دے۔ اور مفاہمت کے رستہ سے روکاوٹوں کو ہٹا دے۔ آپ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا۔ کہ حکومت مسلمانوں کو ان کے ابتدائی شہری حقوق بھی نہیں دلوا سکی۔ گورنروں اور گورنر جنرل کو خاص اختیارات اس لئے دئے گئے تھے۔ کہ وہ اقلیتوں کے حقوق کو پامال نہ ہونے دیں۔ لیکن ان سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکا۔ اسوقت تک خاص اختیارات محض دھوکے کی ٹٹیاں ثابت ہوئی ہیں۔ اس لئے لیگ پارٹی اس بل میں حکومت کا ساتھ نہیں دے گی۔

اسمبلی کے اجلاس کے بعد مسٹر جناح نے وائسرائے ہند سے بھی ملاقات کی۔ جو غالباً اسی سلسلہ میں تھی۔

بین الاقوامی صورت حالات اور گاندھی جی

اخبار نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار کو گاندھی جی نے ایک پیغام اہل عالم کے نام ۲۳ مارچ کو دیا جس میں کہا۔ کہ وزیر اعظم برطانیہ اور دیگر جمہوریتوں کے وزراء موجودہ بین الاقوامی صورت حالات کے مقابلہ کے لئے غور و خوض کر رہے ہیں۔ اور قیام امن کی صورتیں سوچ رہے ہیں۔ لیکن اگر وہ میرے مشورہ پر عمل کریں۔ تو تمام پریشانیاں یک دم دور ہو سکتی ہیں۔ وزیر اعظم برطانیہ تخفیف اسلحہ کے لئے قدم اٹھائیں۔ خود تخفیف کریں۔ اور دوسری جمہوریتوں سے کرائیں۔ یہ ایک ایسا بہادرانہ اقدام ہوگا۔ جس سے ہٹلر کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ اور وہ بے دست و پا ہو جائے گا۔ نامہ نگار نے دریافت کیا۔ کہ کیا اس بے چینی کے دور میں آپ کوئی پیغام دینا چاہتے ہیں۔ اس سوال پر آپ گہری فکر میں پڑ گئے۔ اور بہت دیر سوچ کر کہا۔ کہ سر دست فضا ایسی نہیں۔ کہ میری آواز تمام ممالک تک پہنچ سکے۔ شاید میں زمانے سے بہت آگے ہوں۔ اس سوال کے جواب میں کہ اگر برطانوی حکومت کسی جنگ میں الجھ گئی۔ تو برطانیہ کا رویہ کیا ہوگا۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ بہت مشکل سوال ہے۔ اور میں فوری طور پر اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ آپ نے اس سوال کا جواب دینے سے بھی انکار کر دیا۔ کہ ہندوستان سلطنت برطانیہ کے ماتحت خود مختاری چاہتا ہے۔ یا اس سے بالکل آزاد ہو کر۔

ہندو مسلم اختلافات کا ذکر ہوا۔ تو گاندھی جی نے کہا۔ کہ ہندوستان کی ترقی کے راستہ میں بہت بڑی مشکل ہندو مسلم اختلاف ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے۔ کہ یہ بھی حل ہو جائے گا۔ اسے دور کرنے میں کافی کامیابی ہو رہی ہے۔ ہندوستان سیاسی لحاظ سے ترقی ضرور کر رہا ہے۔ گو ایسی نہیں جیسی چاہیئے تخفیف اسلحہ کی تجویز کے متعلق آپ نے کہا۔ کہ اگر اس پر عمل کیا جائے۔ تو ایسی صورت حالات کی روک تھام ہو سکتی ہے۔ جو بڑی سرعت سے قابو سے نکلی جا رہی ہے۔

ریاستوں میں تحریک آزادی کے متعلق گاندھی جی کا بیان

۲۳ مارچ کو گاندھی جی نے دہلی سے ریاستوں کی تحریک آزادی کے سلسلہ میں ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا۔ کہ ٹراونکور کی صورت حالات نیز سٹیٹ کانگرس کے ریزولیوشن پر غور کرنے سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اگر ۲۵ تاریخ کو سول نافرمانی کا آغاز نہ کیا گیا۔ اور اسے میرے مشورہ تک ملتوی رکھا گیا۔ تو اس سے ہمارے کاز کو بہت تقویت پہنچے گی۔ ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں رعایا پر جو انسانیت سوز مظالم ہو رہے ہیں۔ ان کے ازالہ کے لئے میں ایک نئی شکل میں سول نافرمانی کا آغاز کرنے کے سوال پر غور کر رہا ہوں۔ گو ممکن ہے۔ کہ مجھے اس میں کامیابی نہ ہو۔ لیکن اگر میں کامیاب ہو سکتا ہوں۔ تو اس صورت میں کہ فضا میں خاموشی ہو۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ میں نے ریاستی تحریک آزادی کو ملتوی کر دینے کا مشورہ دیا ہے۔ ریاستوں کے باشندوں میں جو زبردست بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اس نے والیان ریاست کو بے چین کر رکھا ہے۔ اور اس تحریک میں تعطل اور التواء سے انہیں موقع مل سکے گا۔ کہ وہ اس مسئلہ کے ہر پہلو پر اچھی طرح غور کر لیں۔ اسی طرح وائسرائے ہند نے انہیں جو مشورہ دیا ہے۔ اس پر عمل کرنے کا بھی انہیں موقع دیا جانا چاہیئے۔ میں نے جے پور میں سول نافرمانی کی تحریک بھی اسی بناء پر ملتوی کرائی تھی۔ اور اسی وجہ سے دیگر ریاستی کارکنوں کو بھی یہی مشورہ دے رہا ہوں۔

تحریک التواء سے کسی کارکن کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ کام کرنے والوں کو اس بات کا کوئی خیال ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اس سے سول نافرمانی کی صورت میں کام لیا جاتا ہے۔ یا کسی اور رنگ میں اگر اسے سول نافرمانی کی تحریک کے دوران میں رک جانے یا کوئی اور طریق اختیار کرنے کا مشورہ دیا جائے جائے تو اسے اس کا کوئی خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ ایسی تحریکات میں ہر التواء سے عوام کی تربیت ہوتی ہے۔ اور وہ تشدد کی قوتوں پر کنٹرول کرنا سیکھ جاتے ہیں

آج گاندھی جی سردار پٹیل کو ساتھ لے کر الہ آباد روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں مولانا ابوالکلام آزاد سے بھی آپ بعض امور میں مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر بوس کی علالت کی طوالت کی وجہ سے نئی ورکنگ کمیٹی کی ساخت میں جو تعویق ہو رہی ہے۔ اس سے بھی انہیں کافی تشویش ہو رہی ہے۔ اور کوئی بعید نہیں۔ کہ الہ آباد میں آل انڈیا کانگرس کا ایک سپیشل اجلاس طلب کر کے اس صورت حالات پر غور کیا جائے

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

جرمنی کے جارحانہ اقدام کو برطانیہ برداشت نہیں کریگا

چیکوسلواکیہ کے بعد میمل پر ہٹلر کے قبضہ پر بھی انگلستان کی حکومت نے حسب معمول ایک اعلان کر دیا ہے۔ کہ ہم جرمنی کی اس قسم کی کارروائیوں کو قطعاً برداشت نہیں کر سکتے چنانچہ ۲۲ مارچ کو دارالعوام میں ایک تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ جرمنی کی تازہ کارروائی نے ہمیں اس سوچ میں ڈال دیا ہے کہ وہ سارے یورپ بلکہ اس سے باہر بھی دوسرے ممالک پر اپنا قبضہ کرنے کی کوشش تو نہیں کر رہا۔ اور میں یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اس قسم کے اقدامات کی کامیاب روک تھام کے لئے ہر ممکن قدم اٹھایا جائے گا۔ اور دوسرے آزادی خواہ ممالک بھی ہمارے ساتھ تعاون کریں گے۔ ہم نیک نیتی کے ساتھ جرمنی اور برطانیہ کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ کے لئے گفت و شنید کر رہے تھے۔ تا دونوں ممالک کو فائدہ پہونچ سکے۔ مگر جرمنی کے رویہ کو دیکھ کر اسے بند کر دیا گیا ہے۔ ہم اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ جرمنی یورپ کے آزاد ممالک کو دباتا چلا جائے۔ اور اس لئے ہم نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ طاقت کے ساتھ ایسی کارروائیوں کو روکیں گے۔

فرانس اور برطانیہ کا مرکزی یورپ کی حفاظت کے لئے معاہدہ

لنڈن سے ۲۳ مارچ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گزشتہ شب برطانیہ کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے فرانس کے وزیر خارجہ موسیو بونے کے ساتھ دو گھنٹے تبادلہ افکار کیا جس کے نتیجہ میں ایک معاہدہ قرار پایا ہے۔ کہ فرانس اور برطانیہ کے مشترکہ مفاد کے لئے برطانیہ جو بھی قدم اٹھائے گا۔ حکومتِ فرانس اس کا ساتھ دے گی۔ اور دونوں مل کر مرکزی یورپ پر جرمنی کے تسلط کو روکیں گے۔ نیز یہ کہ اگر ہالینڈ۔ بلجیم۔ اور سوئٹزرلینڈ کی آزادی پر حملہ کیا گیا۔ تو یہ دونوں مل کر حملہ آور کا مقابلہ کریں گے۔ ایک اطلاع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ اور فرانس کے اس معاہدہ پر روس کے نمائندہ نے بھی دستخط کر دیئے ہیں۔ گو یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ اس سلسلہ میں روس نے برطانیہ کو جو نوٹ بھیجا ہے اس میں کیا لکھا ہے۔

روس کے سرکاری اخبار میں ایک اہم مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ برطانیہ کے وزیر اعظم نے برمنگھم کی تقریر میں جو واویلا کیا ہے۔ وہ بے فائدہ ہے۔ فرانس اور برطانیہ کے سیاست دان کوئی بچے نہیں ہیں۔ معاہدہ میونخ پر دستخط کرتے وقت کیا انہیں معلوم نہ تھا۔ کہ وہ کس کے ساتھ معاہدہ کر رہے ہیں یورپ میں ابتری پیدا کرنے کی ذمہ واری دراصل اسی معاہدہ پر ہے اور عدم مداخلت کی پالیسی ایجاد کرنے والے اب اس کے پھل پا رہے ہیں۔

میمل میں داخلہ کے وقت ہٹلر کی معرکۃ الآراء تقریر

۲۳ مارچ کی صبح ہر ہٹلر اپنے جنگی جہاز پر میمل کی بندرگاہ پر پہونچا۔ جہاں ہزاروں لوگ اس کے منتظر تھے۔ یہاں اس نے اسّی منٹ تک ایک زبردست تقریر کی۔ جس میں اہل میمل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایک وقت تھا۔ کہ کمزور جرمنی تمہیں اپنے سے علٰحدہ کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ لیکن جدائی کے بعد نہ تم نے اسے بھلایا۔ اور نہ اس نے تمہیں فراموش کیا۔ اور آج میں بہت خوش ہوں۔ کہ تم اپنے اصلی وطن کا جزو بن رہے ہو۔ دوسری حکومتیں ہمارے اتحاد کو محسوس کریں۔ یا نہ کریں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اب کوئی حکومت اس اتحاد کو توڑ نہیں سکتی۔ یہ آٹھ کروڑ جرمنوں کا اتحاد ہے۔ ہمیں اپنے متعلق دوسری اقوام کے ارادوں کا بخوبی علم ہے ہم کسی کو کوئی نقصان پہونچانا نہیں چاہتے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی اچھی طرح یاد رکھی جانی چاہیئے۔ کہ جو کوئی ہمیں نقصان پہونچانے کی کوشش کریگا ہم اس کے دانت کھٹے کر دیں گے۔

سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ لیتھونیا اور جرمنی کے مابین ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ کہ یہ دونوں باہم لڑائی نہیں کریں گے۔ اور اگر کسی غیر ملک سے ان میں سے کسی کی لڑائی ہوئی۔ تو حملہ آور کی امداد نہیں کریں گے۔ میمل کی بندرگاہ میں لیتھونیا کے لئے ایک خاص علاقہ مخصوص کر دیا جائے گا۔

میمل کا رقبہ ۱۰۹۹ مربع میل اور آبادی ۱۵۰۸۹۳ نفوس پر مشتمل ہے یہ جنگ سے قبل جرمنی کا حصہ تھا۔ مگر معاہدہ ورسائی کے ماتحت اسے علٰحدہ کر کے موتمر سفراء کے ماتحت کر دیا گیا تھا۔ لیکن ۱۶ فروری ۱۹۲۳ء کو اسے لیتھونیا کے ساتھ ملحق کر دیا گیا۔ اگرچہ اندرونی طور پر اسے خود مختاری بھی دے دی گئی تھی۔ یہ تبدیلی ایک معاہدہ کے رُو سے عمل میں آئی تھی۔ جس پر برطانیہ۔ فرانس۔ اٹلی۔ اور جاپان کے دستخط ہوئے تھے۔ میمل بحیرہ بالٹک میں ایک اہم بندرگاہ ہے۔ جو بین الاقوامی اہمیت رکھتی ہے۔

جرمن اخبارات میں ایک فوجی جرنیل نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں ۱۹۳۹ء کے لئے ہر ہٹلر کی سکیم واضح کی گئی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ جرمنی اچانک سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ پر بھی حملہ کرے گا۔ اور اگر ان ممالک کو کلی طور پر وہ اپنی سلطنت میں شامل نہ بھی کر سکا۔ تو بھی وہ ان کا کچھ نہ کچھ علاقہ تو ضرور ہی ہا لے گا۔

فرانس اور جرمنی کی جنگی تیاریاں

پہلے یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ کہ فرانسیسی پارلیمنٹ نے ملک کے تحفظ کے تمام اختیارات موسیو دلادیہ وزیر اعظم کو دے دیئے ہیں۔ جس نے ان اختیارات کے ماتحت کئی ایک نئے احکام نافذ کر دیئے ہیں۔ بین الاقوامی صورتِ حالات کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ریزرو فوجیوں کی مدت ملازمت میں توسیع کر دی جائے۔ توپخانہ کے محکمہ میں تین ہزار کمشنڈ اور نان کمشنڈ آفیسر بڑھا دیئے جائیں۔ شمالی افریقہ کی بے ضابطہ فوج کی تعداد بڑھا دی جائے۔ جنگی سامان تیار کرنے والے کارخانوں کا ہفتہ ۶۰ گھنٹہ کا شمار کیا جائے۔ اور ڈیفنس سامان تیار کرنے والے کارخانوں کو قرضہ دیا جائے۔ اسلحہ کی فراہمی کا کام زیادہ تیزی سے کیا جائے جبری بھرتی کے ماتحت جو لوگ فوج میں داخل کئے گئے ہیں۔ انہیں جب تک مناسب ہو۔ علٰحدہ نہ کیا جائے۔ اور اس کے علاوہ یہ کہ جن فوجی اطلاعات کو حکومت کی طرف سے شائع نہ کیا جائے۔ ان کو ظاہر کرنا جرم قرار دیا گیا ہے۔ بحیرہ روم کے رستے مراکو۔ اور شمالی افریقہ سے سپاہی اور سامان جنگ لانے کی تجاویز پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ اور ذمہ وار افسر اس بارہ میں میٹنگیں کر رہے ہیں۔ فوجی اخراجات کے لئے روپیہ مہیا کرنے کی غرض سے دوسرے اخراجات میں کمی کی جا رہی ہے۔ اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں بھی معقول تخفیف کر دی گئی ہے۔

جرمنی فرانس کی سرحد کی مضبوطی کی طرف خاص طور پر متوجہ ہے۔ چنانچہ ہزاروں مزدور۔ انجنیئر اور افسروں کی ہدایات کے ماتحت وہاں شب و روز کام میں مصروف ہیں سینکڑوں گڑھے ایسے تیار کئے جا رہے ہیں۔ جن میں ٹینک پھنس کر رہ جائیں۔ اس کے علاوہ مشین گنوں کے لئے زمین دوز قلعوں جیسے شیڈ تیار کئے جا رہے ہیں۔ سرحد پر سخت پہرہ رہتا ہے۔

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۱ مارچ ۱۹۳۹ء سے ۲۰ اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے ۹ اپریل ۱۹۳۹ء سے قبل قیمت یا قیمت کی ادائیگی کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی تو ۱۰ اپریل ۱۹۳۹ء کو ان کے نام وی پی ارسال کر دیئے جاویں گے۔ احباب کرام کا فرض ہے۔ کہ انہیں وصول فرمالیں۔ اور واپس کر کے سلسلہ کے آرگن کو نقصان نہ پہنچائیں۔ بعض احباب جو خود بخود بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب چندہ بھیج دیا کرتے ہیں۔ ان کے نام بھی ان کی اطلاع کے لئے شائع کر دیئے گئے ہیں۔ تا وہ یہ اعلان پڑھتے ہی رقم بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ احباب کے لئے ادائیگی کی یہ صورت بھی ہو سکتی ہے۔ کہ مجلس مشاورت ۱۹۳۹ء پر آنے والے اصحاب کے ہاتھ بھیج دیں۔ (مینجر)

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۴۰۶۰ عبد السلام خان صاحب	۱۴۳۲۲ سید محمد عبد الہادی صاحب	۱۴۵۵۳ احمد افتح الدین صاحب
۱۳۰۵۱ چوہدری عبد الغفور صاحب	۱۴۳۲۸ میاں محمد بشیر صاحب	۱۴۵۵۴ جناب محمد عبد اللہ صاحب
۱۳۰۵۴ ماسٹر اللہ داد خانصاحب	۱۴۳۴۳ مستری محمد رمضان صاحب	۱۴۵۵۵ اے آر شیخ صاحب
۱۳۰۵۹ حافظ محمد اسحٰق صاحب	۱۴۳۴۷ میاں فتح صاحب	۱۴۵۶۲ میاں غلام حسین صاحب
۱۴۰۴۹ مرزا عبد الحفیظ صاحب	۱۴۴۰۲ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب	۱۴۵۷۶ مولوی محمد صدیق صاحب
۱۴۰۶۴ مولوی عبد المنان صاحب	۱۴۴۱۱ امیر عالم صاحب	۱۴۵۷۸ چوہدری محمد انور حسین صاحب
۱۴۰۶۷ شیخ محمد عنایت اللہ صاحب	۱۴۴۴۹ چوہدری خان بہادر صاحب	۱۴۵۸۱ میاں بشیر احمد صاحب
۱۴۰۸۳ ایس عبد الحی صاحب	۱۴۴۵۳ سید عبد الرشید صاحب	۱۴۵۸۲ میاں غلام سرور صاحب
۱۴۰۸۶ جناب محمد اسلم صاحب	۱۴۴۵۴ لفٹننٹ منشی معین الدین صاحب	۱۴۵۸۳ منشی برکت علی صاحب
۱۴۱۱۳ ملک فتح محمد صاحب	۱۴۴۵۶ شیخ محمد نذیر صاحب	۱۴۵۸۵ م شریف احمد صاحب
۱۴۱۱۷ غلام احمد صاحب	۱۴۴۶۳ ملک برکت علی صاحب	۱۴۵۸۶ قریشی مختار احمد صاحب
۱۴۱۹۵ میاں عبد الحق صاحب	۱۴۴۶۶ چوہدری غلام اللہ صاحب	۱۴۵۹۷ ایس ایم ذکریا صاحب
۱۴۱۹۷ مولوی کرم الٰہی صاحب	۱۴۴۷۱ میاں محمد شفیع صاحب	۱۴۶۰۳ مولوی عطاء اللہ صاحب
۱۴۲۰۷ چوہدری مبشر احمد صاحب	۱۴۵۰۰ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب	۱۴۶۰۵ میاں محمد جمیل صاحب
۱۴۲۱۷ عزیز الدین احمد صاحب	۱۴۵۲۶ چوہدری فضل احمد صاحب	۱۴۶۰۹ محمد مبارک [illegible] صاحب
۱۴۲۲۶ محمد عبد اللہ صاحب	۱۴۵۲۱ میاں احسان الٰہی صاحب	۱۴۶۱۰ جناب صلاح الدین صاحب
۱۴۲۲۸ ایم عبد الوحید صاحب	۱۴۵۳۵ مولوی محمد عبد اللہ صاحب	۱۴۶۱۴ چوہدری محمد بخش صاحب
۱۴۲۹۲ مولوی روشن الدین صاحب	۱۴۵۴۷ محمد یوسف صاحب	۱۴۶۲۹ لال محمد صاحب
۱۴۳۱۰ عبد الحکیم صاحب	۱۴۵۵۲ چوہدری مظفر علی خانصاحب	۱۴۶۵۱ چوہدری مقبول احمد صاحب
۱۴۶۶۳ غلام حیدر صاحب	۱۴۶۶۶ میاں غلام احمد خانصاحب	۱۴۶۶۷ سید یعقوب الرحمٰن صاحب

(باقی آئندہ)

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم نمبر ۲

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہر گاہ ممکہ فیروز بیگ بیلف ولد جان محمد ذات مغل سکنہ ڈسکہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضہ ار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی سردار رود بل سنگھ وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضہ ار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرض خواہان کو جن کا قرضہ ار مذکور مقروض ہے کر بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضہ ار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۴ ۴ ۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۴ ۴ ۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئیے۔

۲۔ نیز جملہ قرض خواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۴ ۴ ۳۹ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئیے۔ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۳۹ء

دستخط جناب سردار سوہ دیو سنگھ صاحب بہادر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

ضرورت ہے

بیرون ہند ایک ملک میں انجنیئر۔ اسسٹنٹ انجنیئر اور اوورسیروں کی ضرورت ہے انجنیئر کو ۲۵ پونڈ سے ۴۰ پونڈ تک۔ اسسٹنٹ انجنیئر کو ۱۲۰ روپے سے ۲۰۰ روپے تک اور اوورسیر کو ۱۰۰ روپے ماہوار تنخواہ ملے گی۔ ضرورت مند اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹ ایک ہفتہ کے اندر اندر مجھے بھجوادیں۔

ناظر امور خارجہ

تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے قائم شدہ دواخانہ

ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ دہلی کے کرشمہ تاثیر اور اکسیر الاثر ادویہ کی قیمت میں مجلس مشاورت کی تقریب پر

حیرت انگیز رعایت

جو اصحاب ۲۵ مارچ سے ۵ اپریل تک آرڈر بھجوا دیں گے۔ انہیں دواخانہ کی کل ادویات ۳/۴ قیمت پر قادیان میں ملیں گی۔ جہاں نہ کوئی محصول ڈاک کا خرچ لیا جائے گا نہ پیکنگ کا آپ اپنی جماعت کے نمائندہ حضرات سے اپنے لئے ادویہ منگوا سکتے ہیں۔ بعض خصوصی ادویہ کا ذیل میں ذکر کر دیا جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے فہرست ملاحظہ ہو۔

سرمہ بے نظیر دواخانہ ہذا کے سرپرست کا خاص عطیہ ہے سینکڑوں گھرانوں میں مقبول ہے۔ امراض چشم مثلاً ککرے ضعف بصر۔ سرخی۔ جالا۔ دھند۔ غبار۔ ڈھلکہ وغیرہ میں اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲؍ رعایتی ۹؍

قرص مقوی معدہ محلل ریاح ہاضم طعام۔ مقوی معدہ اور ملین آنتوں ہیں۔ ان کے استعمال سے آنتوں اور معدہ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچتا۔ کیمیاوی اور غیر مضر مرکب ہے قیمت فی بکس ۸؍ رعایتی ۶؍

معجون فرنفل امراض معدہ کا مکمل علاج ہے۔ اس کے استعمال سے قبض کی شکایت آنتوں کی خشکی۔ بدہضمی کا ازالہ ہو کر جسم کو تقویت پہنچتی ہے۔ عمدہ خون پیدا ہو کر قوت باہ پر بھی بہتر اثر پڑتا ہے۔ قیمت ۲۰ روز کی خوراک ۱؍۴ رعایتی ۱۵

قرص محافظ نسل استقاط حمل کو روکنے کے لئے اکسیر ہیں۔ ان کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت و تندرست پیدا ہوتا ہے۔ اور بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے ہزاروں گھرانوں کی تجربہ شدہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ روپے رعایتی آٹھ روپیہ ۸؍

شربت جانِ بہار

یہ شربت بہار کے کیف آفریں و عطر آگیں پھولوں کی روح اور خوش رنگ و روح پرور پھولوں کا شیریں رس ہے۔ نہایت قیمتی صحت بہ آغوش ادویہ کا مرکب اور ترقی یافتہ سائنٹفک طریقہ دواسازی کا اعلےٰ نمونہ ہے۔ موسم بہار اور موسم گرما میں اس کے استعمال سے آپ صحت کا بیمہ کرالیں گے۔ اور کشمیر کی گلپوش وادیوں۔ سیلون کے دلکشا ساحلوں اور مدحومن کے شباب پرور مرغزاروں کے سنہرے خواب دیکھنے لگیں گے۔

موسم گرما کا یہ بے نظیر تحفہ۔ اعلےٰ درجہ کا مفرح۔ مقوی قلب و دماغ۔ اور خوش ذائقہ ہے۔ یہ حدت خون اور غیر ضروری پیاس کو کم کرتا۔ اور دل کی گھبراہٹ اور دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ دھوپ اور لو کے مہلک اثر سے محفوظ رکھتا ہے سوزش پیشاب کے لئے اکسیر ہے۔ ننھے بچوں کی پیاس اور دست آنے کی شکایت میں مفید ہے۔ نسوانی امراض۔ اختلاج۔ ہول دل۔ درد سر وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

شربت جانِ بہار کے استعمال سے زندگی کی لذتوں میں اضافہ کیجئے۔ قوی دل صحت مند دماغ۔ آزاد روح۔ اور یاقوت کی طرح سرخ خون کے مالک بن کر مناظر و مظاہر حیات سے ایک نیا سرور ایک نئی مسرت حاصل کیجئے۔ شربت جان بہار ایک پیام حیات و نشاط ہے۔ قیمت فی بوتل ۱۲؍ رعایتی ۹؍

گرائپ جوس بچوں کی دانت نکلنے کی زمانہ کی تکالیف میں بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔ چند خوراکوں میں ہی نمایاں فائدہ محسوس ہوتا ہے۔ بدہضمی۔ قبض۔ دست شدت پیاس۔ آشوب چشم۔ سوکھا سب رفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍ رعایتی ۹؍

سنون پائیوریا دانتوں سے خون اور پیپ آنے کی شکایت کو دور کرتا ہے۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ فائدہ کے لحاظ سے معیاری حیثیت رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸؍ رعایتی ۶؍

سلاجیت کی گولیاں تمام امراض باردہ و بلغمیہ میں مفید ہیں بوڑھوں کے اکثر امراض کا ازالہ کرتی ہیں۔ اور جوانوں کو نوجوان بناتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱؍ رعایتی ۱۲

قرص ذکاوت جریان۔ امراض مخصوصہ کے لئے مجرب دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍ رعایتی ۹؍

می کو:۔ جگر اور طحال کی جملہ امراض میں اکسیری دوا ہے۔ جس نے استعمال کیا۔ بے حد تعریف کی۔ قیمت فی شیشی ۱؍ رعایتی ۱۲

حیات نسواں نمبر ا:۔ سیلان الرحم کے باعث عورت کا جسم لاغر ہو جاتا ہے چہرہ زرد اور بے رونق رہتا ہے دھڑکن محسوس ہوتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ قبض رہتا ہے۔ سر چکراتا ہے۔ پیڑو و کمر میں درد رہتا ہے۔ حیات نسواں نمبر ا ان سب شکایتوں کو رفع کر کے جسم میں نئی زندگی پیدا کرتی ہے۔ قیمت پندرہ روز کی خوراک ۱؍۴ رعایتی ۱۵

حیات نسواں نمبر ۲:۔ حیض رک گیا ہو یا دو دو تین تین مہینے چڑھ جاتے ہوں بافراغت نہ آتا ہو۔ رک رک کر آتا ہو۔ شدید درد ہوتی ہو۔ ان سب صورتوں میں حیات نسواں نمبر ۲ استعمال کرائیں۔ جو چند روز میں ہی حیض کا نظام درست کر دیتی ہے۔ قیمت پندرہ روز کی خوراک ۱؍۴ رعایتی ۱۵

قرص ناگدون برائے بواسیر بادی و خونی بواسیر دونوں قسم میں بارہا کے مجرب اور آزمودہ ہیں۔ اگر مسے ہوں۔ تو یہی قرص پانی میں گھس کر طلاء کریں۔ قیمت فی درجن ۹؍ رعایتی ۷؍

شربت فولاد بھوک لگاتا۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ اور کمزوری بدن دور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ تولہ ۱؍ رعایتی ۱۲

قبض کشاء گولیاں نہ ان سے پیچ ہوتا ہے۔ نہ آؤں آتی ہے۔ اور نہ ہی معدہ و امعاء میں کسی قسم کا اضطراب پیدا ہوتا ہے۔ بغیر کسی تکلیف کے بافراغت اجابت ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۶؍ رعایتی ۴؍

نوٹ:۔ ان کے علاوہ جملہ اطریفلات۔ جوارشات۔ معجونات خمیرہ جات کشتے وغیرہ آپ طلب فرما سکتے ہیں۔ لیکن مفصل اطلاعات ۵ اپریل تک آجانا چاہئیں۔ تاتمام ادویہ مطلوبہ قادیان بھجوائی جاسکیں۔ صرف وہی ادویہ اور اتنی ہی مقدار میں قادیان بھجوائی جاسکیں گی جن کے متعلق اطلاعات موصول ہو چکی ہوں گی۔

المشتہر منیجر ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل لال کنواں دہلی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

روما ۲۳ مارچ۔ اٹلی کا قانون ہے کہ ہر سال ۲ لاکھ رنگروٹ عملی فوجی خدمات کے لئے بلائے جاتے ہیں۔ لیکن اس سال ایک لاکھ زائد بلائے گئے ہیں۔ یہ اقدام جنگی تیاریوں کے سلسلہ میں ہے۔

کولمبو ۲۳ مارچ۔ گذشتہ شام جب سٹیٹ کونسل کا اجلاس چائے نوشی کے لئے ملتوی ہؤا۔ تو ایک وزیر اور ممبر کے مابین ہاتھا پائی شروع ہو گئی۔ جس پر پولیس کی امداد طلب کی گئی۔

دمشق ۲۳ مارچ۔ شام میں فرانس کے خلاف زبردست مظاہرے ہو رہے ہیں۔ قوم پرستوں نے راستے بند کر دئے سڑکوں پر لاریاں الٹی کر کے رکھ دیں اور پتھروں کے ڈھیر لگا دیئے۔ جن پر تاریں پھیلا کر انہیں بجلی کی تاروں سے ملحق کر دیا گیا۔ آخر فرانسیسی افواج نے آ کر راستے صاف کئے۔ اور کئی ایجی ٹیٹرز کو گرفتار کر لیا۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر جان سائمن نے کہا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء میں تبدیلی کی کوئی تجویز زیر غور نہیں۔

دہلی ۲۳ مارچ۔ سر راما سوامی مدلیار ہائی کمشنر بمبئی پہنچ کر آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے کامرس ممبرشپ کا چارج لیں گے۔ اور جناب چودھری صاحب اسی روز سر این این سرکار سے لاء ممبری کا چارج لیں گے۔

لاہور ۲۳ مارچ۔ آج دو ہزار کسان پنجاب اسمبلی کے سامنے مظاہرہ کرنے کے سلسلہ میں موری دروازہ کے باہر جمع ہونے کے بعد جب جلوس کی صورت میں روانہ ہوئے تو پولیس نے انہیں سرکلر روڈ پر روکا۔ اور مجسٹریٹ نے انہیں حکم دیا۔ کہ اپنے سات نمائندے وزیر اعظم سے ملنے کے لئے بھیج دیں۔ لیکن نمائندے منتخب کرنے پر اتفاق نہ ہو سکا اس لئے جلوس پھر آگے بڑھا۔ انہیں منتشر ہونے کا حکم دیا گیا۔ مگر وہ نہ مانے پولیس نے کئی بار لاٹھی چارج کیا۔ معلوم ہؤا ہے کہ یہ ستیہ آگرہ کل بھی جاری رہیگا۔ ایک سو پندرہ کسان گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

لاہور ۲۳ مارچ۔ گورنر پنجاب نے گورنمنٹ کالج میں جلسہ تقسیم انعامات کی صدارت کرتے ہوئے ایک تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ ہندوستان کی تمام مجلسی اور سیاسی خرابیوں کی جڑ فرقہ پرستی ہے طلباء کو غیر فرقہ دارانہ اصول پر تعلیم دی جاتی ہے۔ اس لئے انہیں چاہیئے کہ ملک سے اس مرض کو دور کرنے کے لئے اپنی تمام کوششیں صرف کر دیں۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ معلوم ہؤا ہے کہ دارالعوام کے ممبر کیپٹن آر تھر کوپ بنگال کے آئندہ گورنر منتخب ہونگے۔

دہلی ۲۲ مارچ۔ معاصر منادی نے لکھا ہے کہ مولوی منظہر الدین صاحب مالک الامان کے قتل کے سلسلہ میں دو نوجوان گرفتار ہوئے ہیں۔ جن میں سے ایک ڈولی میں بیٹھ کر بھاگنا چاہتا تھا۔ ان میں سے ایک نے اقبال جرم کر لیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ ہم دو نو احرار کے تنخواہ دار والنٹیر رہے ہیں۔ ملزموں کے وہ پارچات بھی برآمد کر لئے گئے ہیں۔ جو انہوں نے ارتکاب جرم کے وقت پہنے ہوئے تھے اور چھری بھی دستیاب ہو چکی ہے۔ انہوں نے اس سازش میں ایک اور شخص کی شرکت بھی بیان کی ہے۔ جسے زیر حراست کر لیا گیا ہے۔

دہلی ۲۳ مارچ۔ یوپی گورنمنٹ نے فیڈرل کورٹ میں مرکزی حکومت کے خلاف ایک دعویٰ دائر کر رکھا تھا۔ کہ چھاؤنیوں میں جو جرمانے وصول کئے جاتے ہیں۔ وہ صوبجاتی حکومت کو ملنے چاہئیں نہ کہ کنٹونمنٹ فنڈ کو جیسا کہ اب ہوتا ہے فیڈرل کورٹ نے یہ دعویٰ خارج کر دیا اور مقدمہ کا خرچ بھی یوپی گورنمنٹ پر ڈال دیا ہے۔

لاہور ۲۳ مارچ۔ پنجاب اسمبلی میں ایک کانگرسی ممبر نے ایک تحریک تخفیف اس لئے پیش کی تھی۔ کہ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں کم لیاقت اور قابلیت کے ڈاکٹر بھرتی کرلئے جاتے ہیں۔ باجی رشیدہ لطیف نے محرک سے اپیل کی۔ کہ اس تحریک پر بحث چونکہ فرقہ دارانہ رنگ اختیار کر رہی ہے اس لئے اسے واپس لے لیں چنانچہ یہ تحریک واپس لے لی گئی۔ وزیر تعلیم نے کہا۔ کہ سرکاری ملازمین کو ترقی دیتے وقت ان کی ذہنیت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اگر کوئی افسر فرقہ دارانہ ذہنیت کا ہو۔ تو اس کی قابلیت کو بھی نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

دہلی ۲۲ مارچ۔ مرکزی اسمبلی میں اپوزیشن کی طرف سے ایک تحریک پیش کی گئی تھی۔ کہ روئی پر دگنا محصول عائد کرنے والی دفعہ کو فنانس بل سے خارج کر دیا جائے۔ یہ تحریک ۴۴ کے مقابلہ میں ۶۹ آراء سے منظور ہو گئی۔ مسلم لیگ پارٹی اس معاملہ میں حسب اعلان غیر جانبدار رہی

راجکوٹ ۲۳ مارچ۔ ٹھاکر صاحب معہ اپنے دیوان کے دہلی جا رہے ہیں خیال ہے کہ وائسرائے ہند نے انہیں بلوایا ہے۔ تاکہ گاندھی جی کے ساتھ مصالحت کرائی جا سکے۔ فیڈرل چیف جسٹس اپنا فیصلہ غالباً ۲۷ کو سنائینگے معلوم ہؤا ہے کہ ٹھاکر صاحب نے مسٹر جناح کو اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔

گلبرگہ ۲۳ مارچ۔ آریہ سماجی شورش کے پیچھے ڈکٹیٹر نرائن سوامی ایک سال قید کی سزا بھگت رہے ہیں۔ ان پر ایک دوسرا مقدمہ نظام گورنمنٹ کے احکام کی خلاف ورزی کے جرم میں چل رہا تھا۔ جس میں دو صد روپیہ جرمانہ یا عدم ادائیگی کی صورت میں تین ماہ قید مزید کا حکم دیا گیا ہے۔

جے پور ۲۳ مارچ۔ دربار کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۲۷ جنوری کو ایک مسجد کے باہر پولیس نے جو گولی چلائی تھی۔ اس کی تحقیقات کی کوئی ضرورت نہیں۔ تاہم بے گناہ مارے جانے والوں کے پسماندگان یا زخمی ہونے والوں کی مالی امداد کی نوعیت کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔

کراچی ۲۳ مارچ۔ سندھ گورنمنٹ نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے ادم منڈلی کے مردوں کا عورتوں سے ملنا ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اس منڈلی کے بانی کو اس احاطہ سے نکال دیا جائے گا۔ اور جب تک ٹریبونل کوئی فیصلہ نہ کرے وہاں پولیس متعین کر دی جائے گی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے مجبور ہو کر یہ قدم اٹھایا ہے۔ کیونکہ بصورت دیگر ہندو پارٹی نے اپوزیشن میں شریک ہو جانے کا فیصلہ کیا تھا۔

شنگھائی ۲۳ مارچ۔ چینگ چو کے امریکن مشن ہسپتال پر جاپانیوں نے دن میں دو مرتبہ بمباری کی۔ ہنکاؤ کی تسخیر کے بعد اب جاپان نے چینیوں کے خلاف سب سے بڑی مہم شروع کی ہے

ماسکو ۲۳ مارچ۔ روس اور چین کے مابین فضائی سروس جاری ہو گئی ہے دونو ملکوں کے درمیان سفر دو روز میں ختم ہؤا کرے گا۔

واشنگٹن ۲۳ مارچ۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں نے یہ کبھی نہیں کہا۔ کہ امریکہ جرمنی کا اقتصادی مقاطعہ کرے گا۔ مگر یورپ کی حکومتوں نے اگر جرمنی کے خلاف کوئی متحدہ محاذ قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ تو حکومت امریکہ کی طرف سے بھی اس قسم کا اعلان کر دیا جائے گا

کلکتہ ۲۳ مارچ۔ ہزار ہا کسانوں کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم بنگال نے انہیں متنبہ کیا۔ کہ اشتراکیوں نے کسانوں کی بہتری کی جو تحریکیں شروع کر رکھی ہیں۔ وہ سب دھوکا ہیں۔ اور ان کے جھانسہ میں نہیں آنا چاہئے۔ اگر ان کے پیچھے چل کر صوبہ میں ابتری پیدا کی گئی تو کسانوں کی بہتری کے کاموں سے توجہ ہٹا کر

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی